۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کو جنت میں داخل کرنے کے لئے شفاعت کریں گے۔

۶۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اہل کبائر جو جہنم میں داخل ہو گئے ہوں ان کے جہنم سے نکل کر جنت میں جانے کے لئے شفاعت کریں گے۔

آپ ﷺ کی شفاعت ان تمام قسم کے لوگوں کے لئے باعث نجات وکامرانی ہوگی۔

اللهم ارزقنا شفاعته يوم الحساب آمين يا رب العالمين

ماہر القادری نے کیا ہی خوب فرمایا ؎

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے
سلام اس پر کہ جس کے گھر چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کے اوروں کو کھلاتا تھا

کمال انسانی اتباع محمدی میں مضمر ہے!

اقربایش زاں تفوق یافتند — کہ باخلاقش یافتند
صدق در صدیقؓ اوشد جلوہ گر — عدل در فاروقؓ فرق نفع و ضر
از حیاء تشریف ذی النورینؓ او — علم تزئین ابوالحسنینؓ او

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم صحبتوں کو اس لئے فوقیت حاصل ہوئی کہ انہوں نے آپ ﷺ کے اخلاق کے ساتھ تخلق اختیار کیا۔ صدق کی صفت آپ کے صدیقؓ میں عیاں ہوئی۔ عدل کی صفت، نفع ونقصان میں امتیاز کے ساتھ فاروقؓ میں عیاں ہوئی۔ حیاء کی صفت کے ساتھ آپ کے ذی النورینؓ کی تشریف آوری ہوئی۔ اور علم کی صفت سے آپ کے ابوالحسنین علیؓ آراستہ ہوگئے۔

"نجم الھدیٰ صہ ۴۶ از سید محمد نور بخش"

عقیدہ توحید

کہانت کی شرعی حیثیت

تحریر : سلیم اللہ عبد الباقی خان
طالب علم مدینہ یونیورسٹی

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون﴾ (١) اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عالم آب وگل کو عدم سے وجود میں لانے اور جملہ مخلوقات کو پیدا کرنے کے بعد انہی مخلوقات میں سے جن وانس کو اس طرح ممیّز اور مخصوص کیا کہ ان دونوں کی تخلیق اور ایجاد کا مقصد صرف اپنی عبادت اور بندگی کو ٹھہرایا۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے بارہا تاکید کے ساتھ اس امر کو واضح اور اجاگر فرمایا ہے کہ وہی ہمارا خالق و رازق اور صرف وہی ذات اقدس ہر قسم کی عبادات اور تعظیم کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور معبود برحق نہیں۔ کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار صرف اور صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ ان امور میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کسی اور کے لئے ذرہ بھر تصرف کی گنجائش نہیں ہے چاہے وہ کتنا بڑا پیغمبر' ولی اور پارسا ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن مجید کے شروع میں ہی اللہ عزوجل نے بندے سے یہ اقرار لیا ہے کہ ﴿ایاك نعبد وایاك نستعین﴾ (٢) "کہ الٰہ العالمین ہم تیرے عاجز بندے تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں"

یہ ایک ایسا نازک وعدہ اور معاہدہ ہے کہ اس میں ذرہ برابر کی کوتاہی' غفلت اور سستی انسان کے دین وایمان اور عقیدہ ومنہج پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ لہذا ایک مسلمان اور مومن پر لازم ہے کہ ساری زندگی اس عہد اور وعدے کی پاسداری کرتے ہوئے گزارے' پوری دنیا سے منہ موڑ کر اپنا ناتا صرف اور صرف اللہ کے ساتھ جوڑے' اپنی ہر عبادت کا مقصود حصول رضائے الٰہی ہو اور اپنی ہر مشکل کی دادرسی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارے اور ہر اچھے برے وقت میں صرف اور صرف اسی کی طرف رجوع کرے۔

اب انسان گفتار کے میدان میں تو یہ وعدہ کر لیتا ہے لیکن عملی میدان میں امت مسلمہ کے کردار پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر یقیناً کف افسوس ملتا رہ جائے گا کہ آج امت مسلمہ کی ایک کثیر تعداد اللہ تعالیٰ کے مقدس در

---

(١) سورة الذاریات ٥٦

(٢) سورة الفاتحہ ٣

کو چھوڑ کر غیر اللہ سے اپنا رشتہ جوڑے بیٹھی ہے۔ انسان کی پست ہمتی اور کم ظرفی کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ احکم الحاکمین اور دو جہاں کے مالک و مختار کل کو چھوڑ کر کمزور ترین مخلوقات سے امیدیں وابستہ کر کے ان سے حصول خیر اور دفع شر کی التجا کرتے ہیں۔

غیر اللہ پرستی اور شرک وبدعات کے یوں تو بہت سے طور طریقوں میں اس وقت امت مسلمہ مبتلا ہو چکی ہے۔ لیکن ان خرابیوں اور فتنوں میں سے جس فتنے کے متعلق ذیل کے سطور میں چند الفاظ لکھنا چاہتا ہوں وہ کاہنوں' نجومیوں' مداریوں اور ان بد نام زمانہ عاملوں اور پیروں کا فتنہ ہے جو آج طرح طرح کے حیلے بہانوں اور شیطانی طریقوں سے ملت اسلامیہ کے دین وایمان اور عقیدے کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

یہ بیماری یوں تو پوری دنیا کے مسلمانوں میں سرایت کر چکی ہے لیکن برصغیر پاک وہند اور خصوصاً ہمارے وطن عزیز پاکستان میں اس کا اثر کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا ہے۔ آج وطن عزیز کے در و دیوار اور گلی کوچوں میں ان نام نہاد عاملوں اور پیروں کے بڑے بڑے اشتہاری بینر ز' تشہیری پوسٹر ز اور ہر قسم کے مشکلات اور مصائب کو منٹوں میں حل کرنے کے دعوے عذاب الٰہی کو کھلی دعوت دے رہے ہیں۔ لوگوں کی ضرورت' جہالت و حماقت اور ان کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھا کر اپنی دکان چمکانے والے یہ مفاد پرست اور موقع پرست پورے معاشرے پر چھا چکے ہیں۔ اور مسلمانوں کے عقائد و نظریات کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ جبکہ سادہ لوح اور بے شعور عوام ان مفاد پرستوں کے متعلق تقدس' احترام اور روحانیت کے اتنے بلند تصورات قائم کئے ہوئے ہیں کہ ملت اسلامیہ کی نادانی اور بے وقوفی پر دل خون کے آنسو رونے لگ جاتا ہے۔

کسی کو بیماری میں مبتلا کرنا یا کسی کو بیماری سے شفا عطا فرمانا یا کسی کو آزمائش میں ڈالنا یا اس سے نکالنا وغیرہ ایسے امور ہیں جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ لیکن انتہائی جہالت ہے کہ آج جب کسی پر کوئی بیماری یا آزمائش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے بجائے مختلف مزارات کا رخ کرتا ہے' قبروں پر منتیں مانتا پھرتا ہے اور مختلف عاملوں' پیروں اور فقیروں کے درباروں پر ذلیل و خوار ہوتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق اور کمزور مخلوق کے ساتھ وصل تعلقات کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ کوئی مشکل پڑتے ہی فوراً دل میں اللہ عزوجل کا خیال لانے کی بجائے مختلف کاہنوں' نجومیوں اور فقیروں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں جن کی خود اپنی پوزیشن یہ ہے کہ لوگوں کی قسمت بنانے اور بگاڑنے کا دعویٰ کرنے والے ان مسیحاؤں کی اپنی زندگی فٹ پاتھ پر گزرتی ہے' جن کو خود دو گز کے کمرے میں بھی بیٹھنا نصیب نہیں وہ لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں اور ستم تو یہ ہے کہ بڑے

بڑے ڈگری ہولڈر اور عقل و دانش رکھنے والے لوگ بھی ان کے فریب کا شکار ہو رہے ہیں۔

حکمت اور طب کی دنیا کا یہ اصول ہے کہ حکیم یا ڈاکٹر مریض کو سب سے پہلے ذھنی الجھن سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اس کے علاج سے پہلے مریض کو ذہنی طور پر مطمئن کرتے ہیں کہ آپ کی یہ بیماری ایک معمولی بیماری ہے جو کہ ان شاء اللہ مختصر علاج سے ٹھیک ہو گی۔ لیکن ان مفاد پرست عاملوں اور کاھنوں کا طریقہ اس کے برعکس ہے۔ چونکہ ان کو اپنا کاروبار چلانا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ بیمار کو سو طرح کے شکوک و شبہات اور خدشات میں مبتلا کرتے ہیں۔ کسی پر جن کے حملے کا خدشہ ظاہر کرتے ہیں' کسی پر جادو کا اثر ظاہر کرتے ہیں۔ غرض ان کی یہ بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح یہ گاہک ان کے دام میں پھنس جائے۔ اگر کوئی صاحب عقل غور کرنے کے لئے تیار ہو تو ان نام نہاد عاملوں کا یہی ایک الٹا طریقہ ان کی خراب نیت اور کھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ غلط عقائد اور جھوٹی روایات وافکار کے آگے بہت سے لوگ عقل و شعور پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

معاملے کا انتہائی تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ آج اس قسم کے غلط افکار و عادات مخلوط معاشروں کے بعض جاہل و نادان نام نہاد اہل حدیثوں میں بھی داخل ہو رہی ہیں۔ دائیں بائیں سے متاثر ہو کر مسلک اہل حدیث کے بھی بعض نادان افراد ان عادات میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لوگوں کی دیکھا دیکھی فرزندان توحید بھی اپنی بیماریوں کے علاج کے لئے اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کے بجائے اپنے بیماروں کو لے کر ''عاملوں'' کے در پر پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ میں قافلہ توحید و سنت کے ان بھٹکے ہوئے افراد سے یہ گزارش کروں گا کہ میرے بھائیو آپ جس عقیدے اور نظریے پر ایمان رکھتے ہیں وہ بہت ہی اعلیٰ وارفع ہے۔ ہر قسم کے خرافات' عادات اور تقالید سے پاک و صاف آپ ایک ایسے منہج کے پیروکار ہیں جو کسی طور بھی اس طرح کی پستیوں میں اترنے کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ آپ تو ابراھیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے روحانی فرزند ہیں جن کے اعلیٰ وارفع عقیدے کی ایک جھلک قرآن پاک نے یوں دکھائی ہے ﴿واذا مرضت فهو يشفين﴾ (۳) کہ ''جب میں بیمار ہو جاؤں تو صرف وہی ذات مجھے شفا عطا فرماتا ہے''

چونکہ کہانت' علم نجوم' جادوگری اور اس طرح کے دیگر امور میں شیطان کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے کاھن یا نجومی کبھی کبھار شیطانوں کی مدد سے کسی چیز کی پیشین گوئی کرتا ہے جو اتفاق سے کبھی سچ بھی ثابت ہوتا ہے یا کبھی خرق عادت کوئی کام کر گزرتا ہے جس کا معاشرے کے کمزور عقیدہ اور توھم پرست افراد پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور ان عاملوں کے بارے میں ان کے عقائد انتہائی مبالغہ آمیز ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ کاھنوں' نجومیوں اور ان

۳۔ الشعراء: ۸۰

بد نام زمانہ عاملوں کی اصل حقیقت کو جان لیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہانت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

والکھانة بفتح الکاف ویجوز کسرھا۔ ادعاء علم الغیب کالأخبار بما سیقع فی الارض مع استناد الیٰ سبب۔ والاصل فیھا استراق السمع من کلام الملائکة فیلقیه فی اذن الکاھن (۴)

کہانت کہتے ہیں غیب دانی کے دعویٰ کرنے کو، جیسے زمین پر عنقریب رونما ہونے والے امور کے متعلق ایسی خبر دینا جس کا اعتماد کسی سبب پر ہو اور (کہانت) کی اصل حقیقت ان باتوں پر مبنی ہوتی ہے جو شیطان فرشتوں کی باتوں سے چوری چھپے سن لیتے ہیں اور اس (سنی ہوئی بات) کو کاھنوں کے کان میں ڈال دیتے ہیں۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :الکھنة قوم لھم اذھان حادة ونفوس شریرة وطبائع ناریة فالفتھم الشیاطین لما بینھم من التناسب فی ھذہ الامور وساعدتھم بکل ماتصل قدرتھم الیه (۵)

کاھن لوگ ایک ایسی جماعت ہیں جو تیز دماغ، بدروحیں اور آتشیں طبیعت رکھتے ہیں۔ اس لئے شیطان ان کے ساتھ مانوس ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو کام یہ کاھن لوگ کرتے ہیں وہ شیطانی فطرت کے موافق ہیں۔ اس لئے شیطان اپنی قدرت وطاقت کے مطابق ان لوگوں کی بھرپور مدد کرتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریفوں سے کاھنوں کا اصل چہرہ جس پر وہ ولایت اور پارسائی کا نقاب چڑھائے ہوئے ہیں بے نقاب ہو جاتا ہے۔ اور یہ واضح ثبوت ملتا ہے کہ یہ نام نہاد عامل اور پیر وفقیر حقیقت میں ابلیس کے چیلے اور شیطان کے کارندے ہیں جو شیطان کی زبان سے بات کرتے ہیں اور شیطان کی قیادت میں لوگوں میں کو گمراہ کرنے اور ان کے دین و ایمان کو متزلزل کرنے کی ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

قرآن پاک کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر جنوں اور شیاطین کا آسمان تک رسائی حاصل کر کے احکام الٰہی کو نافذ کرنے والے فرشتوں کی باتیں سننے کی کوشش زمانہ جاہلیت میں عام تھی۔ پھر نزول قرآن کریم کے زمانے میں ان پر پہرہ سخت کر دیا گیا تھا۔

قرآن پاک سن کر ایمان لانے والے جنوں کے گروہ نے اس حقیقت کا اظہار کیا تھا۔ بالفاظ قرآنی :

۴۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری لابن حجر ۲۱۷/۱۱ طبعہ دارالفکر بیروت لبنان ۱۴۱۴ھ

۵۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری لابن حجر ۲۱۷/۱۱ طبعہ دارالفکر بیروت لبنان ۱۴۱۴ھ

﴿وانا لمسنا السماء فوجدنها ملئت حرسا شديدا وشهبا o وانا كنا نقعد منها مقاعد للسمع فمن يستمع الان يجد له شهابارصدا o وانا لا ندرى اشراريد بمن فى الارض ام اراد بهم ربهم رشدا o (٦)

"اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے زبردست پہرہ داروں اور آگ کے شعلوں سے بھر پور پایا۔ پہلے تو (فرشتوں کی باتیں) سننے کے لئے ہم آسمان کے مختلف ٹھکانوں میں بیٹھا کرتے تھے۔ اب جو کوئی سننے کی کوشش کرے تو ایک شعلہ اپنے لئے تیار پائے گا۔ اور ہم ہرگز نہیں جانتے کہ اس کڑے انتظام کے پس پردہ زمین والوں کی برائی منظور ہے یا ان کا پروردگار ان کی ہدایت کا ارادہ فرما چکا ہے"۔

نیز انسانوں اور جنوں کے مابین اتصال اور باطل پرستی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون بھی قرآن سے ثابت ہے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿ويوم يحشرهم جميعا يمعشرالجن قد استكثرتم من الانس وقال اوليؤهم من الانس ربنا استمتع بعضنا ببعض و بلغنا اجلنا الذى اجلت لنا قال النار مثو ىٰكم خلدين فيها الا ماشاء الله ان ربك حكيم عليم o﴾ (٧)

اور جس روز ان سب کو اکٹھا کرے گا' اے جنوں کی جماعت تم نے بہت سے انسانوں کو تباہ کیا۔ اور انسانوں میں سے ان کے دوست یہ کہیں گے "اے ہمارے رب ہم نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اس مقرر وقت تک جا پہنچے جو تو نے ہمارے لئے طے کیا تھا۔" اللہ فرمائے گا اب تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے جس میں تم ہمیشہ رہو گے مگر یہ کہ اللہ چاہے' بیشک تیرا پروردگار حکمت وعلم والا ہے۔

مؤرخ ابن ہشام (وفات ۲۱۸ھ) نے ابن اسحاق (۸۵۔۱۵۰ھ) سے نقل کیا ہے کہ احبار یہود اور رھبان نصاریٰ کے علاوہ عرب کے کاھنوں نے بھی بعثت نبوی کے قریبی زمانوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت و رسالت کے بارے میں اطلاعات فراہم کرنا شروع کر دیا تھا۔ (۸)

ان کی اسی حقیقت اور اصلیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے:

٦۔ سورۃ الجن ۸۔۱۰

۷۔ سورۃ الانعام ۱۲۸

۸۔ سیرۃ ابن ہشام ۱/۲۰۴

عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت: سال ناس رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم عن الکهان فقال : لیس بشئ فقالوا یارسول اللّٰهﷺ انهم یحدثوننا أحیانا بشئی فیکون حقا۔ فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم تلك الکلمة من الحق یخطفها الجنی فیقرها فی أذن ولیه فیخلطون معها مائة کذبة(۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چند لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کاھنوں کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ان کی کچھ حقیقت نہیں" (یعنی ان کی باتیں قابل اعتماد نہیں) تو وہ لوگ کہنے لگے اے اللہ کے رسول وہ لوگ تو ہمیں کبھی کسی چیز کے متعلق کچھ بتاتے ہیں تو ان کی بات درست ثابت ہوتی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ سچ بات ہوتی ہے جس کو جن (فرشتوں سے سن کر) اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کانوں میں ڈال دیتا ہے۔ پھر اس کا دوست (کاھن) اس (سچ) کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر کہتا ہے۔

درج بالا حدیث شریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اول تو کاھن کا پورا پورا اعتماد جنات اور شیاطین پر ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ کہانت حقیقت میں جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اگر کبھی ان کی بات درست ثابت ہو تو یہ وہ کلمہ (بات) ہے جو شیطان فرشتوں سے چوری چھپے سن لیتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں کہانت جھوٹ پر مبنی ہے اور کاھن جھوٹے ہیں۔

جہاں تک ان کے جھوٹ بولنے کا معاملہ ہے تو اس کا اعتراف خود کاھن اور نجومی انتہائی بے حیائی سے کرتے ہیں۔ اسی لئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نجومیوں کے ساتھ دمشق میں ایک مناظرے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قال رئیس منهم واللّٰه انا نکذب مائة کذبة حتی نصدق فی کلمة (۱۰) "ان کے ایک سردار نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم سو جھوٹ اس وجہ سے بولتے ہیں کہ ایک بات میں ہماری تصدیق کی جائے۔ مزید فرماتے ہیں: ولهذا قد علم الخاصة والعامة بالتجربة والتواتر ان الا حکام التی یحکم بها المنجمون یکون الکذب فیها أضعاف الصدق (۱۱) اسی لئے ہر خاص وعام کو تجربہ اور تواتر کی حد تک اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ جو فیصلے یہ نجومی لوگ کرتے ہیں ان میں جھوٹ سچ سے کئی گنا زیادہ ہوتا ہے۔

۹۔ صحیح البخاری مع فتح الباری۔ کتاب الطب۔ باب الکهانة ۱۱/۸۷۳ رقم الحدیث ۵۷۶۲۔ و صحیح مسلم مع شرح النووی۔ کتاب السلام۔ باب تحریم الکهانة واتیان الکهان ۱۴/۴۴۴۔ رقم الحدیث ۵۷۷۷، ۵۷۷۸

۱۰۔ مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۳۵/۱۷۲ طبعة مکتبة المعارف زنقة الرباط المغرب

۱۱۔ المصدر السابق

یہ تو تھی بالکل مختصر انداز میں کاھن کی تعریف، کہانت کی حقیقت اور ان نام نہاد پیروں فقیروں اور عاملوں کی اصلیت۔ اب آیئے ذرا ان احادیث پر بھی نظر دوڑائیں جن میں اس غلیظ حرکت سے منسلک اشخاص اور ان کے پاس اپنی حاجتیں لے کر آنے والے لوگوں کو سخت وعید سنائی گئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: من أتی عرافا فسأله عن شئ فصدقه بما یقول لم تقبل له صلاة اربعین یوماً (۱۲) ''جو کوئی شخص کسی غیب کی اطلاع دینے والے کے پاس آجائے اور اس سے کسی چیز کے متعلق پوچھے اور پھر اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی''

اس حدیث شریف میں (عراف) کے پاس آنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اور (عراف) ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو مختلف مقدمات اور علامات کے ذریعے غیب دانی کا دعوی کرتا ہے۔ یہ ایک عمومی تعریف ہے جس میں کاہن، نجومی، مداری، جادوگر اور رمل نکالنے والا غرض اسی طرح کے تمام افراد شامل ہوتے ہیں۔ اسی لئے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (عراف) کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والعراف قدقیل انه اسم عام للکاهن والمنجم و الرمال ونحوهم (۱۳) ''اور عراف ایک عام نام ہے جو کاھن نجومی اور رمال وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے''

مذکورہ حدیث میں کاھنوں کے پاس آنے والے کے لئے یہ سزا سنائی گئی ہے کہ جب بھی اس کے پاس حاجت لے کر جائے ہر مرتبہ اس کی چالیس دن کی نماز رائیگاں ہو جائیں گی۔

اسی طرح حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں من أتی کاهنا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی الله علیه وآله وسلم (۱۴)

۱۲۔ صحیح مسلم مع النووی کتاب السلام۔ باب تحریم الکهانة واتیان الکهان ۱۴/۴۴۶ رقم الحدیث ۵۷۸۲، دون قوله (فصدقه) وہذه الزیادة أعنی (فصدقه) عندالامام احمد فی مسنده ۴/۶۸ رقم ۱۶۲۰۲، ۴/۳۸۰، رقم ۲۲۷۱۱ طبعة داراحیاء التراث العربی ۱۴۱۲ھ

۱۳۔ مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیه ۳۵/۱۷۳

۱۴۔ ابو داؤد فی (الطب، باب فی الکهان ۔ ۱۰/۲۸۳ رقم ۳۸۹۸) مع عون المعبود، والترمذی فی (الطهارة۔ باب اتیان الحائض۔ ۱/۴۳۸ رقم ۱۳۵) مع التحفة وابن ماجة فی (الطهارة۔ باب النهی عن اتیان الحائض۔ ۱/۳۵۴ رقم ۶۳۹) واحمد فی مسنده (۲/۴۰۸ رقم ۹۰۳۵) و(۲/۴۷۶ رقم ۹۸۱۱) والحاکم فی المستدرک فی (الایمان، التشدید فی اتیان الکاهن وتصدیقه ۱/۸) وقال (صحیح علی شرطهما جمیعا) واقره الذهبی علیه وصححه الالبانی فی صحیح الجامع الصغیر وزیادته ۲/۱۰۳۱ رقم ۵۹۴۲) وفی الارواء (۷/۶۸)

''جو بھی شخص کسی کاھن کے پاس آئے اور اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کرے تو یقیناً اس نے کفر کیا ہے۔ اس چیز کے ساتھ جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی ہے''

درج بالا حدیث میں کاھنوں کے پاس آنے والوں کے لئے اتنی سخت وعید سنائی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کہانت کی تصدیق اور قرآن پر ایمان بیک وقت جمع نہیں ہو سکتا۔ یا تو کہانت وغیرہ جیسے برے امور سے اجتناب کرنا ہوگا یا قرآن پر ایمان لانے کے دعوی سے دستبردار ہونا ہوگا کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو چیز نازل کی گئی ہے وہ قرآن ہی تو ہے۔ کہانت کی تصدیق کرنے والے اور ان کی باتوں پر یقین کرنے والے کا قرآن پر سے ایمان اٹھ جانے کی علت یہ ہے کہ قرآن کہتا ہے :﴿قل لا يعلم من فى السمٰوات والارض الغيب الااللّٰه﴾(۱۵) اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمینوں میں غیب کا علم رکھنے والا کوئی بھی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے۔

اب جو شخص کاھن کی باتوں پر یقین کرتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ کاھن غیب کا علم رکھتا ہے۔ جب اس کا یہ باطل عقیدہ قائم ہو جائے تو قرآن کریم کی اس مفہوم کی تمام آیتوں سے اس کا ایمان اٹھ جاتا ہے اور یوں وہ قرآن کا منکر بن جاتا ہے نعوذ باللّٰه من ذالك

ان دونوں حدیثوں میں کاھنوں کے پاس آنے جانے والوں اور ان کی باتوں پر یقین کرنے والوں کے متعلق دو مختلف سزائیں ذکر کی گئی ہیں۔ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کاھن کے پاس آجائے اور اس سے کچھ پوچھے قطع نظر اس کے کہ وہ اس کی تصدیق کرتا ہے یا نہیں تو گویا اس نے حرام فعل کا ارتکاب کیا ہے اس صورت میں پہلی حدیث میں مذکور وعید ثابت ہوگی کہ اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔

اور اگر کوئی شخص کاھن سے کچھ پوچھے اور ساتھ اس کی تصدیق بھی کرے تو دوسری حدیث میں مذکور وعید ثابت ہوگی کہ وہ قرآن کا منکر ہوگا کیونکہ غیب کی باتوں کے متعلق کاھن پر اعتماد کرنا قرآن کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ قرآن میں بارہا یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور غیب دان نہیں۔(۱۶)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :ليس منا من تطيّر أو تطيّرله أوتكهن أوتكهن له أوسحر أوسحرله ومن أتى كاهنا فصدقه بمايقول فقد كفر بما أنزل على محمد صلى اللّٰه عليه وآله وسلم (۱۷)

۱۵۔النمل : ۶۵

۱۶۔ القول المفيد على كتاب التوحيد۔ لابن عثيمين ۶۰/۲ طبعة دارالعاصمة الرياض

۱۷۔ أخرجه البزاركما فى كشف الاستار (۳۹۹/۳رقم ۳۰۴۴) بيروت بتحقيق الاعظمى والطبرانى فى الكبير (۱۶۲/۱۸رقم ۳۵۵) عراق۔ بتحقيق حمدى والمنذرى فى الترغيب والترهيب (۳۳/۴) بيروت۱۳۸۸ھ وقال اسناده جيد وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد (۱۱۷/۵) وقال رجاله رجال الصحيح خلااسحق بن الربيع وهو ثقة وانظر صحيح الجامع الصغير (۹۵۶/۲ رقم ۵۴۳۵) للالبانى۔